THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, July 27, 2012
(84th Session)
Volume VIII No.01
(Nos.01-06)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ……………………………………..	1
2.	Panel of Presiding Officer…………………………………….…	2
3.	Oath Taking by a new member……………………………………	3
4.	Leave of Absence ………………..………………………………..	3
5.	Points of order:	
i.	Devolution of Education Ministry………………………………….	6
ii	No Justification of Summoning the Senate Session……………….	7-10
Iii	Improper chlorination of Drinking Water in Karachi………………	11
iv	Limitations………………………………………………………….	12
v	No Justification in summoning the Senate Session………………...	13
vi	Dignity of the Parliament ………………………………………….	14
6.	Report Laid………………………………………………………….	26-31

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VIII No.01 SP.VIII(01)/2012 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, July 27, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at two minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝۲۵ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝۲۶
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ
يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۷ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸

اور جو لوگ اللہ سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے۔ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں (بہت) تھوڑا فائدہ ہے اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا رستہ

دکھاتا ہے۔ (یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد اللہ سے آرام پاتے ہیں۔ سن رکھو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل آرام پاتے ہیں۔

(سورۃ الرعد آیات: ۲۵ تا ۲۸)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Panel of Presiding Officers

In pursuance of Rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 84th Session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Ahmed Hassan
2. Senator Afrasiab Khattak
3. Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana

Now I call upon Mr. A. Rehman Malik, member elect, to come here and make oath.

(Desk Thumping)

(At this stage all Opposition Members stood up for points of order)

جناب چیئرمین: Oath لینے دیں، اس کے بعد جتنے آپ points of order کہیں، I will give you points of order. Whatever you want to speak, I will give you the opportunity. Please see Shah *sahib* this is the legal requirement. جی سید ظفر علی شاہ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! نہ صرف اس ایوان کے معزز اراکین بلکہ پورا پاکستان اس بات پر حیران ہے کہ پاکستان کے خزانے کے چودہ کروڑ روپے خرچ کر کے رحمٰن ملک صاحب کا ایک حلف، جو آج بھی ہو سکتا تھا، دس دن کے بعد بھی ہو سکتا تھا، وہ کون سی emergency ہے، جس کے تحت سینیٹ کے مالی معاملات۔۔۔ جناب چیئرمین! میں حیران ہوں کیونکہ مجھے کوئی اور بزنس نظر نہیں آرہا، میں نے اس لیے point of order اٹھایا ہے۔ سینیٹ کا ایک دن کا خرچ ستر لاکھ روپے صرف سینیٹرز حضرات پر آتا ہے اور ملازمین پر نوے لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ یہ ایک دن

کے اجلاس کی بات کر رہا ہوں، تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ یہ بڑا غریب ملک ہے۔ لوگ اندھیرے میں دھکے کھا رہے ہیں۔ روز چیخ رہے ہیں اور حکومت پاکستان سے کہہ رہے ہیں کہ خدا را! ہمارے اندھیروں کا بندوبست کرو۔ بجلی کا بندوبست کرو۔ حکومت پاکستان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ ڈاکہ زنی کیوں ہو رہی ہے۔ مجھے رحمٰن ملک صاحب کے حلف سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آج بھی لینا ہے کل بھی لینا ہے، پرسوں بھی لینا ہے۔

Mr. Chairman: Shah *Sahib*, you have made your point. Thank you.

(Interruption)

Mr. Chairman: Shah *Sahib*, you have made your point, please take your seat.

(Interruption)

(اس موقع پر Opposition کے ارکان walk out کر گئے)

Oath taking by a new Member

(At this stage Mr. A. Rehman Malik took oath as Senator)

Mr. Chairman: Leave applications.

Leave of Absence

ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 27 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مفتی عبدالستار صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 27 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 27 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گل محمد لاٹ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 27 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مولا بخش چانڈیو صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کے باعث آج مورخہ 27 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ Next item No. 3.

Senator Muhammad Jehangir Bader (Leader of the House): Mr. Chairman, I beg to move that under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 the requirements of the rule 41 of the said rules regarding question hour be dispensed with.

Mr. Chairman: It has been moved that under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 the requirements of the rule 41 of the said rules regarding question hour be dispensed with.

(The motion was carried)

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! یہ questions defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: وہ next rota day پر آجائیں گے۔

Mr. Chairman: Leader of the House.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! there was a point of order from the other side of the House and honourable member نے یہاں House میں جو impression پیش کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ میڈیا کا یہ impression ہو مگر the

impression is not correct. آج میں نے Advisory Committee میں parliamentary
leaders کو جو explanation پیش کی، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ what is the correct
position. میں for the information of the House اس بات کو ایک مرتبہ پھر repeat
کرنا چاہوں گا کہ یہ impression قطعی طور پر غلط ہے کہ یہ کسی single individual, member
کے حلف کے لیے آج کا اجلاس بلایا گیا ہے۔ آج کے اجلاس کے سلسلے میں آپ کو یاد ہو گا، Secretary
Senate یہاں پر تشریف فرما ہیں، ان کے بھی علم میں ہے کہ جب صدر صاحب کی تقریر پر انہوں نے
sitting conclude کی تھی تو میں ان کے پاس گیا اور ان کو کہا کہ آپ نے speech پر
discussion conclude کر دی ہے لیکن ابھی کئی ممبران رہتے ہیں جو اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور
دوسرا یہ کہ there is a mandatory provision اس speech کو ایک resolution کے
ذریعے conclude کیا جاتا ہے، وہ resolution بھی پیش نہیں کیا گیا۔ Secretary Senate
assured کہ یہ ابھی conclude نہیں ہوا، یہ معاملہ ابھی چلے گا۔ اس کے بعد ہونے والی sitting میں
بھی میں نے ان کو یہ یاد دلایا کہ there is a pending business of the House تو آپ
مجھے اجازت دیں کہ میں جو ممبران رہتے ہیں، ان کے نام آپ کو پیش کروں تا کہ وہ اس پر discussion
کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ Budget Session ہے، اس لیے اس میں دوسرا matter نہیں آئے
گا۔ That matter was still pending that I asserted. میں نے ان کو بھی اور آپ سے
بھی کہا کہ اس کو کسی وقت conclude کروا دیں کیونکہ جب اس کی اگلی sitting ہو گی تو جناب
چیئرمین! شور مچے گا کہ یہ اتنا پرانا matter ہے، آپ نے اس کو کیوں conclude نہیں کیا تھا، کیوں
نہیں کیا تھا، اس پر کئی اعتراضات اٹھائے جائیں گے۔ اس لیے بے شک ایک دن کا اجلاس بلا لیں اور
اس کو conclude کروا لیں۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ایک دن کا اجلاس نہیں ہے۔ یہ
اگلے ہفتے کے لیے ہے۔ میں یہاں پر ایک اور قانونی نکتہ بیان کر دوں کہ this is the prerogative
of the Government to call and prorogue the parliament at its
discretion. ماضی میں انہوں نے بھی یہ حق exercise کیا ہے اور آنے والے بھی کریں گے but
they are stopping us, this is very surprising to me Mr. Chairman.
This is how I want to submit my point of view.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Saeed Ghani: Mr. Chairman, point of order.

(اس موقع پر Opposition کے اراکین ایوان میں واپس آگئے)

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب، ایک lay report کرنی ہے۔ اس کے بعد we take up point of order.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Haji *Sahib*, it is a very simple thing. The report is to be laid.

حاجی صاحب، آپ کو point of order کا موقع دیں گے۔

Points of Order:

Devolution of Education Ministry

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! اٹھارھویں ترمیم کے بعد بہت سے محکمے صوبوں کو دیے گئے ہیں جن میں سے تعلیم بھی ایک محکمہ ہے لیکن کل سیکریٹری صاحب نے ایک seminar میں کہا کہ ہم نے آج سے تعلیم کا محکمہ بحال کر دیا ہے اور وزیر تعلیم بھی مقرر کر رہے ہیں۔ جناب! اگر یہ صحیح ہے تو یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ یہاں پر Implementation Commission کے ممبران اسحاق ڈار صاحب، افراسیاب خٹک صاحب تشریف فرما ہیں، میں اس seminar میں بیٹھا تھا اور انہوں نے یہ کہا کہ آج سے ہم نے مرکز میں تعلیم کی وزارت بحال کر دی ہے اور وزیر بھی مقرر ہو گئے ہیں یا کسی وزیر کے حوالے یہ کام کر دیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ اگر ہماری نوکر شاہی یا حکومت خود آئین کے خلاف چل رہی ہے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اگر ہمیں مطمئن نہیں کریں گے تو پھر ہم جو کہتے ہیں کہ یہ parliament supreme ہے، یہ آئین اس parliament کی تخلیق ہے۔ Supreme Court کہتی ہے کہ آئین supreme ہے لیکن آئین کی خلاف ورزی کیوں ہو رہی ہے۔ 18th Amendment کے بعد جو وزارتیں اور محکمے صوبوں کے حوالے کیے گئے ہیں، ان کو کیوں بحال کیا جا رہا ہے؟

Mr. Chairman: Mr. Jahangir Bader *sahib*, you want to respond on this issue?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں اس پر small explanation دوں گا، سیکرٹری صاحب نے جو statement دی ہے، انہوں نے جس قسم کی statement دی ہے، I say that this is hearsay, it is not binding on us till there is a document on that. میں حاجی صاحب سے کہوں گا کہ اس کے کوئی document یا کوئی چیز ہے تو there is a committee on the 18th Amendment, اس کی اگلے ہفتے meeting بلا لیتے ہیں، ان کے پاس اگر اس پر glowing realities ہوں he should come there, we will discuss and the things will go as per the Constitution, I assure.

Mr. Chairman: Haji *sahib*, please have seat, Haji *sahib*, according to the rules these are the issues which can be taken up in accordance with the rules, give a calling attention notice, the notice would be given to the Government and the Minister would come and respond over there.

آپ call attention notice دے دیں، we will ask the Government. Leader of the House, آپ ان کے ساتھ meeting کر لیں۔ جی Leader of the Opposition.

No Justification of Summoning the Senate Session

سینیٹر محمد اسحٰق ڈار (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ میرے بڑے اچھے دوست اور بھائیوں کے طرح Leader of the House آج کے اجلاس کی justification دے رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مکمل ایمانداری سے facts کو ضرور سامنے رکھنا چاہیے۔ کیا ہم نے آپس میں ایک پارلیمانی calendar طے نہیں کیا تھا؟ اگر ان basis پر معاملات چلنے ہیں کیونکہ آپ کے پاس majority ہے اور President کا Senate session summon and prorogue کرنے کا prerogative ہے unless it is requisitioned by the Opposition. میں سمجھتا ہوں کہ House Business Committee کا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی ہماری آپس میں mutual consultation کا فائدہ ہے۔ یہ ساری دنیا میں ہوتا ہے، obviously the Opposition is a minority لیکن اس

type کے جو اصولی فیصلے ہوتے ہیں unless آپ mutually agree کریں، آپ اس کو change نہیں کرتے، آپ اس کو implement کرتے ہیں you know, that is the beauty of parliamentary democracy. Unfortunately, میں کہوں گا کہ آپ calendar دیکھ لیں، ہم نے اس اجلاس کے لیے کوئی plan طے نہیں کیا تھا اور نہ plan تھا۔ On top of everything جو میرے بھائی Leader of the House نے main justification دی کہ ہم نے Presidential address کے لیے طے کیا تھا لیکن بجٹ اجلاس آ گیا۔ ہماری House Business Committee میں طے ہوا تھا کہ پچھلا اجلاس دو ہفتوں کے لیے ہو، اگر آپ کو یاد ہو گا، ہمارے پاس business نہیں تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے عرض کی کہ President اور جو بھی relevant quarters ہیں، ان سے بات کریں، ہم اس ملک کا پیسا ضائع نہ کریں، ہمارے پاس business نہیں ہے اور ہم صرف دو ہفتے پورے کرنے کے لیے اجلاس چلا رہے ہیں، you are very kind, you cooperated اور وہ اجلاس 10 دن میں ختم ہو گیا۔ یہ اتنے conscious تھے کہ یہ کام اب دوبارہ کرنا ہے کیونکہ آپ کو یاد ہو گا کہ اس وقت گیلانی صاحب کے حوالے سے the Opposition was under protest جب Presidential address پر بحث ہو رہی تھی تو ہمارے ساتھیوں نے تقریریں نہیں کیں۔ ٹھیک ہے، وہ ایک process تھا، اس میں ایک منٹ کی motion ہوتی ہے، آپ کو پتا ہے کہ ہر سال Presidential address ہوتا ہے اور یہ ایک منٹ کا کام تھا، اگر میں ان کا argument مان لوں کہ ہماری نیت یہ تھی کہ یہ کرنا تھا تو یہ پچھلی دفعہ وہ business لے آتے۔ آپ کا جو پچھلا اجلاس گزرا ہے، آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس کوئی کام نہیں ہوتا تھا اور اسی وجہ سے آپ بھی مجبور ہوئے اور ہماری request مانی اور آپ نے relevant quarter سے بات کی، ہم نے جو اجلاس plan کیا تھا، اس کو اس سے پہلے prorogue کر دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو پتا ہے کہ اجلاس کا plan ایک دن کا تھا جب مجھے اخبار سے پتا چلا تو میں نے سیکرٹری صاحب کو phone کیا اور میں نے آپ کو فون کیا، اگر معاملات جمہوری انداز اور ملک کے interest میں چلنے ہیں، اے رحمٰن ملک کے oath پر کسی کو اعتراض نہیں ہے، اگر کوئی بھی member elect ہوتا ہے تو اس کا oath ہونا ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ کیا ہم prudent ہیں، ایک طرف ہماری مالی حالت ایک، ایک پیسے کی بچت کی demand کرتی ہے اور ملک کی requirement ہے۔ میں نے آپ سے جب کہا تو آپ نے یہی کہا کہ مجھے پتا نہیں کہ میں quote کروں یا نہ کروں، you were in principle

agreeable on my argument کہ ٹھیک ہے، obviously آپ نے اجلاس summon تو نہیں کرنا، President تو summon کرتا ہے، آپ نے وہ اجلاس summon کرنا ہے جو Opposition under the rules اجلاس کے لیے requisition دے گی، آپ نے اجلاس 14 دن میں summon کرنا ہوتا ہے۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح معاملات نہیں چل سکتے، اے رحمٰن ملک کو کیا فرق پڑتا تھا، he was already senior Advisor, he was doing the same duty, I don't think کہ ان کو کوئی ایسی problem تھی کہ حنا ربانی کھر کی طرح دنیا میں کوئی ایسا forum ہو رہا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں State Minister نہیں چاہیے، ہمیں Federal Minister چاہیے۔ اس وقت فاروق نائیک صاحب Acting President تھے، ان کو باہر سے فون کیا کہ ان کا oath لے لیں۔ ہمارے معاملات کیا چلیں گے، are we running grocery shop or are we managing a country? مجھے کوئی honesty سمجھ نہیں آرہی، اے رحمٰن ملک صاحب کو بتایا جاتا، I am 100% confident, he would not have bothered کہ ان کے آج oath کے لیے اتنے کروڑ روپے خرچ ہوں گے، پاکستان جیسے غریب ملک کے خرچ ہوں گے، اگر آپ کا oath اگلے پارلیمانی calendar کے حوالے سے رمضان شریف کے بعد اجلاس ہے، اس میں ہوتا تو extra پیسے خرچ نہ ہوتے۔

جناب چیئرمین! ہم کس طرف جا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو reflect کریں، اگر آپ کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تمام معاملات اسی طرح چلنے ہیں تو

I think, there is no way forward for us. Thank you very much.

Mr. Chairman: Dar sahib, you referred my name also, you did call me and I told you that this is the prerogative of the Government; I have only a domain when there is requisition from the Members then I can summon the House. You know, otherwise it is the discretion of the Government, they can summon the House and it is discretion of the Government then to prorogue it.

آج آپ Business Advisory Committee میں تشریف نہیں لا سکے لیکن راجہ صاحب وہاں پر موجود تھے تو this was intimated to us in the Business Advisory Committee that this session would be going for another week, you know, there is business with the Government that was the issue, this was the response which was given by the honourable Leader of the House also. Thank you. جی اسحٰق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ میں کسی negative intention سے بات نہیں کر رہا، I appreciated your feeling لیکن ظاہر ہے کہ آپ کو ایک summon آیا تھا۔ کس کو پتا نہیں ہے کہ prorogation order کیسے آتا ہے، دونوں پارٹیاں Government میں رہی ہیں، I mean، آپ نے پچھلی مرتبہ دو ہفتوں کے بجائے 10 دن میں کروا لیا تھا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے معاملات اس طرح چلے، مجھے راجہ صاحب سے جو پتا چلا ہے کہ Business Committee کی جو proceedings ہیں، ان سے even Government کے اپنے لوگ خوش نہیں ہیں، آپ کے allies نے وہاں پر objection کیا ہے، MQM نے objection کیا ہے، ANP نے objection کیا ہے اور rightly objection کیا ہے۔ جناب! میری بات سنیں، let us not beat about the bush, اس معاملے پر آپ further defensive ہو رہے ہیں، خدا کے لیے آپ ابھی ایک ہی دن کا کر لیتے تو بہتر ہوتا، اب آپ نے ایک ہفتہ اور add کر دیا ہے۔ اب آپ صرف ایک کام کو cover دینے کے لیے اپنا خرچ سات گنا بڑھائیں گے۔ It is up to you sir, but I had no bad intention, میں appreciate کر رہا تھا کہ آپ نے کہا کہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے، ڈار صاحب! اگر ہوتا تو ہم ضرور بات کر کے کوئی فیصلہ کر لیتے لیکن یہ اوپر سے آیا ہے، I appreciate.

Mr. Chairman: Thank you, Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Thank you Mr. Chairman. I think, I should not argue on the point of view of the Leader of the Opposition

لیکن میں یہاں پر ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ آپ نے آج کے اجلاس کے متعلق بہت کچھ کہہ دیا ہے اور I have explained my position as well. میں ان کی بات کے بعد ایک چیز add کرنا چاہ رہا ہوں this is not unconventional, in 88 parliaments of the world, if there is any business which is incomplete and unconcluded تو پھر schedule سے ہٹ کر اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔ Thank you

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سعید غنی صاحب۔

Improper Chlorination of Drinking Water in Karachi

سینیٹر سعید غنی: جناب! میں اس point of order پر بات کرنا چاہ رہا تھا کہ آئین کے Article-54 میں President صاحب کو یہ اختیار ہے کہ وہ جب چاہیں، Senate and National Assembly کا اجلاس بلا سکتے ہیں، اس میں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب! میری دوسری گزارش یہ ہے جس کے لیے میں آپ سے point of order کے لیے request کر رہا تھا کہ جناب! کراچی کا ایک بہت اہم issue ہے، کراچی میں لوگوں کو پینے کے لیے پانی provide کیا جاتا ہے، اس کا ذمہ دار Karachi Water Board ہوتا ہے، پانی میں chlorine ملائی جاتی ہے تاکہ بیماریوں سے بچا جا سکے اور اس میں سے germs کو ختم کیا جا سکے۔ جناب! پچھلے آٹھ مہینوں سے کراچی کے پانی میں chlorine نہیں ملائی جا رہی تھی اور وہ پچھلے ڈیڑھ مہینے سے ملائی جا رہی ہے لیکن اس کی جتنی requirement ہے، اس کا 15% of the quantity ڈال رہے ہیں۔ یہ issue highlight اس لیے ہوا ہے کہ وہاں پر ایک نئی بیماری پیدا ہو گئی ہے، غالباً اس germ کا نام ایمیوبا ہے جو جان لیوا ہے اور وہاں پر کئی لوگوں کی ہلاکتیں ہو چکی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس سے پہلے پچھلے آٹھ مہینوں میں پتا نہیں کتنے لوگ ہلاک ہوئے ہوں گے جن کی بیماری diagnose نہیں ہو سکی ہو گی کہ وہ کیوں مرے ہیں۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے اور چند دنوں میں ایک ٹھیک ٹھاک آدمی اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔ جناب! یہ بہت اہم issue ہے جس میں کروڑوں لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے، کراچی واٹر بورڈ اپنی بنیادی ذمہ داری سے انحراف کر کے کراچی کے کروڑوں لوگوں کی جانوں سے کھیل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سندھ کو کہا جائے یا Federal Government اس پر کوئی action

لے سکتی ہو تو اس پر action لیا جائے، وہاں پر لوگوں کی جان بچائی جائے اور chlorine کی جو requirement ہے، اس کو پورا کیا جائے اور اس کو پانی میں شامل کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Mr. Jahangir Bader, this is an important issue

جو لوگوں کی health کے بارے میں ہے اور یہ Karachi Water Board کی responsibility ہے۔ So, kindly take up this issue with the Sindh Government. تاکہ ان کو سہولت مل سکے۔ شکریہ۔ مختار دھامرا صاحب۔

Limitations

سینیٹر مختار احمد دھامرا: جناب چیئرمین! میں ایک اہم issue پر اس ایوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ دو دن پہلے اخبارات میں سپریم کورٹ میں ایک hearing کے حوالے سے خبر چھپی تھی کہ معزز جج صاحبان نے اپوزیشن کو مخاطب ہو کر کہا کہ جب توہین عدالت کا bill آرہا تھا تو اپوزیشن کیا کر رہی تھی۔ حالانکہ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ اپوزیشن کا کام احتجاج کرنا ہوتا ہے، جو شاید انہوں نے کیا اور وہ رپورٹ بھی ہوا۔ اس ملک میں شروع سے پیپلز پارٹی یہ کہتی آرہی ہے اور شاید یہ بات کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ہر ادارے کا سربراہ اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کرے۔ آج کی اخبار شاہد ہے کہ اپوزیشن نے Judges کے ان remarks پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ لہذا اپوزیشن کو بھی ہماری یہ بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ میں ان کو welcome کرتاہوں اورافسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ کیا Judges اس طرح کے remarks دے کر اپوزیشن کو bloodshed کرنے کے لیے اکسا رہے ہیں۔ اس ملک میں جمہوریت ہے، اگر آپ اپنے مقاصد پورے ہوتے نہیں دیکھ پا رہے تو آج آپ اتنے آگے جا چکے ہیں کہ آپ اپوزیشن سے پوچھ رہے ہیں کہ اپوزیشن کیا کر رہی تھی۔ آج کا یہ اخبار میرے ہاتھ میں ہے اور اگر کسی کو چاہیے تو میں دے سکتا ہوں۔ اپوزیشن نے اس چیز پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ پیپلز پارٹی کا یہ موقف درست ثابت ہو گیا ہے کہ ہر ادارہ اپنی حدود میں رہ کر خدمات سرانجام دے۔ میں ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ جب judiciary اس طرح کے remarks دے تو اس ملک میں خون ریزی کی طرف اکسانے کی بات ہو رہی ہے جو کہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حاصل خان بزنجو صاحب۔

No Justification in Summoning the Senate Session

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں دوبارہ آپ کی توجہ آج کے اجلاس کے حوالے سے مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں جس وقت آپ یہ bill pass کر رہے تھے تو تب بھی صورتحال یہ تھی کہ اپوزیشن سے لے کر treasury تک، کوئی دل سے آپ کے ساتھ نہیں تھا۔ آپ کے انتہائی معزز اراکین نے اٹھ کر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور آپ کی اپنی coalition کے کافی لوگ جان بوجھ کر اس دن یہاں نہیں آئے کیونکہ وہ سب سمجھ رہے تھے کہ آپ جو کام کر رہے وہ غلط کر رہے ہیں۔ اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ پیپلز پارٹی گلہ کرتی ہے کہ ہمیں لوگ برا بھلا کہتے ہیں، ہم پر بلاوجہ انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں اور بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بھئی 80% کام تو آپ خود کرتے ہیں، اس میں لوگوں کا اور میڈیا کا کیا قصور ہے۔

آپ اس ایجنڈے کو دیکھیئے، اس میں کیا ہے، آدمی اس کے لیے اجلاس بلاتا ہے۔ Presidential Address complete نہیں ہے، لہذا ہم رمضان میں اجلاس بلالیتے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ اس ایجنڈے میں کوئی ایسی چیز ہے کہ جس کے لیے اجلاس بلایا جائے۔ مجھے یہ بات تو سمجھائیں کہ پیپلز پارٹی والے، جہانگیر بدر صاحب اور تمام دوست اس بات کو میڈیا میں کیسے justify کریں گے؟ بھلے آپ rule بتائیں کہ اس rule کے تحت۔ جناب! اس میں صرف گورنمنٹ کی بدنامی نہیں ہوتی بلکہ پوری پارلیمنٹ کے ممبران کی سبکی ہوتی ہے۔ آپ ایک مہینہ تک اجلاس چلائیں مگر لوگ کہیں گے کہ یہ رحمٰن ملک کے حلف کے لیے ہی بلایا گیا ہے اور حقیقتاً ایسا ہے۔ ابھی ہم کمیٹی میں بیٹھے تھے، مجھے تو Leader of the House کی طرف سے کوئی explanation نظر نہیں آئی، میں سمجھتا ہوں کہ almost he was agreed جو ہم کہہ رہے تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی explanation تھی ہی نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم بار بار یہ کہتے ہیں کہ judiciary یہ کر رہی ہے، فلاں یہ کر رہا ہے، لیکن ہم کیا کر رہے ہیں۔ Judiciary ایک طریقے سے اپنا ایک کام تو کر رہی ہے۔ کیا ہمارے کام کرنے کا طریقہ یہی ہے؟ کل سے ساری دنیا میں ہمیں گالیاں دی جارہی ہیں۔ مجھے پتا نہیں تھا کہ اجلاس بلایا گیا ہے، میرا ڈرائیور میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ رحمٰن ملک کے حلف کے لیے اجلاس بلالیا گیا ہے، these are the words of my Driver. مجھے کوئی لیٹر نہیں ملا تھا، صرف ایک پٹی چلی تھی۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس ڈرائیور کا perception یہ ہے تو آپ کے خیال میں اخبار والوں کے ذہن

میں کیا آئے گا۔ یہاں senior leaders بیٹھے ہیں۔ عدیل صاحب! جب یہ آرڈر آیا تو آپ کے ذہن میں کیا آیا؟ یہی آیا کہ ان کے حلف کے لیے بلایا گیا ہے!

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: وہ کہہ رہے ہیں جو آپ کے دل میں آیا۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب والا! ایسا کیوں کرتے ہیں، خود اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہیں۔ رحمٰن ملک صاحب مہربانی کرکے خود جا کر انکار کرتے کہ میں حلف نہیں لوں گا۔ آپ وزیر ہیں، سب کچھ ہیں، آپ کیوں اپنے آپ کو، ہاؤس کو، پارلیمنٹ کو اور even صدر صاحب کو بھی مشکل میں ڈال دیتے ہیں۔ لوگ تو سب کے متعلق لکھیں گے کہ جس نے order کیا ہے، جس نے چلایا ہے، جو اس میں شامل رہے، ان سب کے متعلق لکھا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فرحت اللہ بابر صاحب۔

Dignity of the Parliament

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں جس point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں اس کا تعلق اس ایوان کے وقار سے متعلق ہے اور جس پر تھوڑی دیر پہلے فاضل ممبر مختار دھامرانے بھی ذکر کیا۔ توہین عدالت کے قانون پر جب عدالت میں بحث ہو رہی تھی تو ایک فاضل جج صاحب نے پارلیمان کے کردار پر، میں یہ نہیں کہتا کہ اپوزیشن کے کردار پر کیونکہ اپوزیشن پارلیمان کا حصہ ہے، جج صاحب نے پارلیمان کے کردار کے متعلق کچھ remarks دیے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا کہ پارلیمان کے ایک حصے نے عوامی مینڈیٹ سے انحراف کیا۔

جناب چیئرمین! مجھے فاضل جج کے ان remarks پر انتہائی افسوس اور تشویش ہے۔ مجھے اس بات کی تشویش ہے کہ گزشتہ کچھ عرصے سے اس ایوان کے وقار میں کمی آرہی ہے اور اس ایوان کے وقار کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ میں ذاتی طور پر آپ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دل میں عدلیہ کا بہت زیادہ احترام ہے، ہم نے اور اس پارلیمان نے عدلیہ کے بارے میں کبھی اس طرح کے خیالات کا اظہار نہیں کیا ہوگا کہ جس میں یہ کہا جائے کہ خدانخواستہ عدلیہ اپنے mandate اور اپنے آئینی حدود سے تجاوز کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اس پارلیمان نے دیکھا کہ پارلیمان کی Public Accounts Committee نے سپریم کورٹ کے فاضل رجسٹرار کو اکاؤنٹس کے سلسلے میں بلایا لیکن فاضل رجسٹرار

صاحب نے انکار کیا جب کہ اسی پارلیمان کا ریکارڈ سپریم کورٹ میں پیش ہوتا رہا ہے اور ابھی پرسوں
جب توہین عدالت کے بل پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت بھی یہ ریکارڈ طلب کیا گیا تھا۔ جناب چیئرمین
! a continuous erosion of the Parliament is taking place. میں اس ہاؤس اور
آپ کی وساطت سے انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ اعلیٰ عدلیہ سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ پارلیمان کے
وقار کا اسی طرح خیال رکھے جس طرح پارلیمان، ان کے وقار کا خیال رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے اور پارلیمان کے ہر معزز رکن کو اس بات کا علم ہے کہ جو by the
legislature, exercise of power ہوتی ہے اور اختیارات کا جو استعمال ہوتا ہے by the
executive that is subject to judicial oversight also. یہ سپریم کورٹ یعنی اعلیٰ
عدلیہ کے پاس ایک بہت بڑا اختیار ہے کہ وہ judicial review اور judicial restraint کا اختیار
رکھتی ہے لیکن judiciary کے اوپر کون سا check ہے؟ The check on judiciary's own
exercise of power is self-imposed discipline of judicial restraint اور
کوئی اختیار نہیں ہے۔ صرف یہی ایک ان کے اوپر restraint ہے کہ self-imposed discipline
of judicial restraint

جناب چیئرمین! یہ بدقسمتی کی بات ہوگی کہ اگر یہ تاثر قائم ہو جائے اور یہ تاثر تقویت
پکڑے کہ کوئی in this exercise of self-imposed discipline of judicial
restraint کوتاہی ہو رہی ہے ۔ I would not like to believe that this is
happening لیکن جناب چیئرمین! اگر اس perception نے تقویت پکڑی تو پھر یہ نہ پارلیمان
کے لیے بہتر ہوگا اور نہ ہماری اعلیٰ عدلیہ اور اس کے فاضل جج صاحبان کے لیے بہتر ہوگا۔

میں اس سلسلے میں جو آخری بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اعلیٰ عدلیہ کا یہ اختیار کہ وہ
legislature and executive کے اختیارات کے استعمال پر نظر رکھتی ہے لیکن خود اس کے اپنے
اختیارات کے استعمال پر self-imposed restraint جو تقاضا کرتا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ کہنا
چاہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا اختیار ہے اور یہ ایک بہت بڑی طاقت ہے۔

Mr. Chairman! all power whether it is enjoyed by the individual, whether it is enjoyed by the Institution, all power by its very nature is encroaching in nature.

کسی individual کو آپ اختیار دے دیں وہ encroach کرتا ہے، کسی ادارے کے پاس اخیتار ہو وہ بھی encroach کرتا ہے۔ This is in the nature of power that all power by its nature is encroaching. Pardon me and permit me to say that judicial power is also not a new against this human weakness. یہ ایک human weakness ہے کہ ادارے بھی تجاوز کرتے ہیں، افراد بھی تجاوز کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات کہنے کی اجازت دی جائے کہ judicial power وہ بھی اس انسانی غلطی سے مبرا نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اس لیے I would urge that the judiciary must be on guard on going beyond its proper bounce. I don't want to go beyond that I have said whatever I had to say. I am sorry, if I am direct through a recondite subject but there was no other way except to express myself in the way I have. Thank you very much.

جناب چیئرمین: بدر صاحب! بہت سارے issues آئیں گے آپ آخر میں اگر سب کا جواب دے دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ otherwise every time you have to stand to make a reply اور from other side کچھ concerns آرہے ہیں، وہ آنے دیں تو پھر آپ ایک ہی دفعہ جواب دے دیں تو بہتر ہوگا۔ وگرنہ آپ کی مرضی ہے۔ اگر آپ ہر بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جی جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! ایڈوائزری کمیٹی کے متعلق بات ہوئی تھی اس لیے میں نے کہا کہ اس کو دوبارہ زیر بحث نہ لایا جائے۔ یہاں یہ کہا گیا کہ Advisory Committee میں آج کی میٹنگ کے متعلق قائد ایوان نے کوئی بات نہیں کی تو this is incorrect and you were presiding over there.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! اجلاس کے حوالے سے جیسے یہاں کہا گیا کہ کوئی ایسی ایمرجنسی نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ اجلاس شیڈول سے ہٹ کر بلایا گیا۔ صرف رحمان ملک صاحب سے حلف لینے کے لیے اتنا بڑا کام کیا گیا۔ بہرحال رحمان ملک صاحب پھر سے ایوان کی رونق بنے ہیں میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن اس کے ساتھ میری

گزارش ہو گی کہ یہ ہاؤس ، یہ اجلاس صرف ان کو حلف دلانے کے لیے طلب کیا گیا ہے تو ہم سب کی رائے آج یہ ہونی چاہیے کہ پھر اس اجلاس پر جتنے اخراجات آئے ہیں وہ سارے کے سارے رحمان ملک صاحب ادا کریں۔

جناب چیئرمین! ہم نے صدر صاحب کے اختیارات کو چیلنج نہیں کیا، ایک صاحب فرما رہے تھے کہ یہ صدر صاحب کے صوابدیدی اختیارات ہیں، جب بھی چاہیں بلالیں لیکن ہم نے جو ایک نقطہ نظر دیا ہے کہ ظاہر ہے اجلاسوں پر کروڑوں روپے کے اخراجات آتے ہیں اور یہ ملک اور قوم کا پیسہ ہے تو اس کو ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مقصد ہونا چاہیے۔ سال کا ایک کیلینڈر دیا ہوا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے بلائیں، ہاں ایمرجنسی بھی ہو جاتی ہے، ملک و قوم کو کوئی ایسی مشکل پیش آئے تو اجلاس بلایا جاسکتا ہے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن رحمان ملک صاحب تو ایک عرصے سے سینیٹر مشیر ہیں ان کے عہدے اور ان کے اختیارات میں کہیں فرق نظر نہیں آیا۔ ظاہر ہے الیکشن ہوئے ہیں قومی اسمبلی کے ممبران بھی منتخب ہوئے ہیں لیکن قومی اسمبلی کا اجلاس تو طلب نہیں کیا گیا۔ بہر کیف یہ ہمارے تحفظات ہیں جس کا ہم سب نے اظہار کیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ(ڈپٹی چیئرمین): جناب چیئرمین! یہ بات اب بہت ہو چکی ، House Call کرنا حکومت کا prerogative ہے اور یہ ایک قانونی ضرورت ہے۔ جناب! آپ سے عرض یہ ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ ایک heart burning issue ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ Monday سے بلوچستان مسئلے پر بحث کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر قانون صاحب۔ آپ کی Suggestion کیا ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک(وفاقی وزیر قانون و انصاف) جناب والا! ایوان کا consensus لے لیجیئے کیونکہ it is a burning issue سپریم کورٹ میں بھی اس پر hearing ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: Monday تو Private Members' Day ہے۔ جی ڈار صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں بالکل ان کی support کرتا ہوں چونکہ انہوں نے ایک stance لے لیا ہے Motion لگ بھی گیا ہے، دو دن اس پر بحث کرلیں اور تین دن بلوچستان پر بحث کرلیں جو remaining speeches ہیں تا کہ اس کو تو wind up کریں نہیں تو پھر یہ اگلے اجلاس میں چلا جائے گا۔آپ تین دن بلوچستان پر بات کریں اگر ضرورت ہو تو صبح شام بات کرلیں یہ ضروری ہے۔ کیونکہ رمضان شریف ہے تو دو دو سیشن کرلیں۔

جناب چیئرمین: تو پھر we can take it up. جی فاروق نائیک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: I think the suggestion by the Leader of the Opposition is correct.

بلوچستان کو ساتھ ساتھ رکھیں۔ اس وقت پورے ملک میں بلوچستان کے حوالے سے جو situation develop ہو رہی ہے، federal cabinet نے بھی اس پر بات کی تھی اور انہوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے کہ within a week report پیش کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ بھی اس وقت فوراً اس معاملے پر discussion کرے۔ بلوچستان کے اندر جو حالات چل رہے ہیں، law and order ہے، missing persons کا problem ہے، وہ سارے ادھر threadbare discuss ہوں تا کہ اصل صورتحال سامنے آئے کہ کون responsible ہے اور کون responsible نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی اپوزیشن۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! پورے سال میں parliamentarians کے پاس نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں دو مواقع ہوتے ہیں، ایک presidential address اور دوسرا بجٹ کے موقع پر۔ آپ شروع یہاں سے کرتے ہیں اور پھر اس کو 360 ڈگری پر کھیں اور لے جاتے ہیں اور اس میں کوئی قدغن نہیں ہے۔ حتیٰ کہ presidential address کے اندر بھی بلوچستان کے معاملے پر بات ہوسکتی ہے اور ہونی چاہیے۔آپ سمجھیں کہ یہ دو دن بھی partially بلوچستان کے لیے ہی ہوں گے۔آپ اس business کو بھی wind up کریں تا کہ یہ اگلے سیشن میں نہ جائے اور آپ تین دن exclusive بلوچستان کے معاملے پر بات کرنے کے لیے رکھیں۔

Mr. Chairman: Thank you. We can take up the presidential address but Monday is a private member's day. We will

start this discussion from Tuesday onward and we hope so that we will conclude by the next week. Thank you. Kamran Michael sahib.

سینیٹر کامران مائیکل: شکریہ، چیئرمین صاحب۔ میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم issue کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد پہلی دفعہ سینیٹ میں ہمارے جو غیر مسلم بھائی ہیں اور غیر مسلم پاکستانی ہیں، ان کی نمائندگی کو یقینی بناتے ہوئے، چار سیٹیں ان کے لیے مختص کی گئیں۔ چاروں صوبوں سے نمائندی دی گئی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے بجٹ میں ان کی development کے لیے کچھ نہیں رکھا۔

آج مجھے ایک فون موصول ہوا، کہا گیا کہ آپ ایک کروڑ کی سکیمیں پنجاب کے لوگوں کے لیے دیں۔ میں سمجھتا ہوں آج اس ایوان میں بات ہورہی ہے، صرف ایک انسان، ایک ممبر کے oath کے لیے ایک کروڑ ستر لاکھ خرچ کیے جارہے ہیں جبکہ دوسری طرف ایک کروڑ کی grant آپ چار members کو دے رہے ہیں۔ یہ grant اس طبقے کی development کے لیے، اس کی uplifting اور اس کی خوشحالی کے لیے۔ ایسا طبقہ جو شروع ہی سے محرومیوں کا شکار رہا ہے، جسے ہمیشہ اندھیروں میں دھکیلا گیا ہے۔ آج ہم ان کی نمائندگی تو یہاں پر کررہے ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ بجٹ کا کون سا حصہ ہے جو آپ ان چار نمائندوں میں بانٹ رہے ہیں کہ وہ پورے پاکستان میں بسنے والی غیر مسلم communities جو پاکستانی ہیں، جن کا اوڑھنا بچھونا پاکستان کے ساتھ ہے، جو محبِ وطن شہری ہیں، ان کی uplifting اور ان کی development کے لیے آپ کے پاس کیا حکمت عملی اور پالیسی ہے۔

میں آپ کی وساطت سے آج یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چار members پہلی دفعہ آئے ہیں۔ ان کے لیے ایک موثر حکمتِ عملی adopt کرتے ہوئے ایک فارمولا بنانا چاہیے۔ یہ چاروں صوبوں کی نمائندگی کررہے ہیں۔ چاروں صوبوں میں وہ طبقات جو بہت deserving اور needy ہیں اور جن کی uplifting ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ان کو معاشرے میں اور قومی دھارے میں ہم نے شامل کرنا ہے۔ اس کے لیے ہمیں ایک موثر حکمت عملی adopt کرنی چاہیے اور اپنے parliamentarians اور ایوانِ بالا میں بیٹھے نمائندگان کے funds کو بڑھانا چاہیے اور ان کو اس قابل بنانا چاہیے کہ وہ ان لوگوں کی development کے لیے اپنا مثبت role ادا کرسکیں۔ Minorities سے تعلق رکھنے والے لوگ اس قوم کا سرمایہ ہیں اور ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ جب تک ان کی uplifting نہیں ہو گی، خوشحالی نہیں آسکتی۔

یہ لوگ آپ کے سفیر ہیں جو دوسرے ملکوں میں جا کر آپ کی بات کرتے ہیں اور ملک کا مسخ شدہ چہرہ خوبصورت بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ:

اب کے برس اک ایسا شجر لگایا جائے
جس کا پڑوسی کے آنگن میں بھی سایہ جائے

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی صابر بلوچ صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب! ایک سیکنڈ لوں گا۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن، ڈار صاحب کا شکریہ ادا کررہا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو محسوس کیا کہ یہ اجلاس صرف رحمٰن ملک صاحب کی oath ceremony کے لیے نہیں بلایا گیا۔ یہ confusion ختم ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: Ok, we have already discussed it. Leader of the House has already given his opinion. Thank you. Sabir Baloch sahib, please take your seat. Syed Zafar Ali Shah sahib.

شاہ صاحب! آرٹیکل 69 یا آرٹیکل 66 کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ، جناب چیئرمین۔ میں ایک قانونی نکتے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میرا مطلب ہے کہ اگر آپ نے کتاب اٹھائی ہوئی ہے تو probably آپ اس کے متعلق بات کرنا چاہ رہے ہوں گے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب! میں اس کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں لیکن موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہوں گا کہ آج کے اجلاس میں محترم ملک صاحب پارلیمنٹ کو 14 کروڑ کا ٹیکا لگا کر چلے گئے ہیں۔ میں ان کو دو مبارکبادیں دینا چاہتا ہوں۔ ایک مبارکباد اس بات کی کہ آج وہ دوبارہ سینیٹ کے رکن منتخب ہوئے ہیں اور انہوں نے حلف لیا ہے۔ ایک ہفتہ پہلے انہوں نے آپ کو resign دیا تھا، مجھے پتا نہیں کہ اس resign میں وجوہات کیا تھیں۔

جناب چیئرمین: ویسے کیا resign کی وجوہات لکھنا ضروری ہیں؟ I don't think so.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب! اگر نہیں لکھیں تو کوئی بات نہیں لیکن آپ کو پتا ہو گا کہ انہوں نے کچھ لکھا یا نہیں لکھا۔ جہاں تک مجھے پتا ہے، ان کی جو proceedings چل رہی تھیں، اس میں ان کی صرف suspension تھی، membership ختم نہیں ہوئی تھی۔ بہرحال یہ ان کا شوق ہے، میں آج ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ سینیٹ کے رکن بن گئے ہیں۔ اس کے ساتھ میں انہیں اس بات کی بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ دنیا جہان کی parliaments کے لوگ oath لیتے ہیں لیکن آج جتنا مہنگا ترین حلف جناب رحمٰن ملک صاحب نے لیا ہے، ان کا نام Guinness Book of the World records میں یقیناً آئے گا۔ میں آپ کے سیکرٹریٹ سے facts and figures لے کر ان کو بھیجوں گا تاکہ Guinness Book میں بھی ان کا نام آجائے۔ میں ان کو اس بات کی بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے آج ایک پتھر سے دو شکار کیے ہیں، ایک 14 کروڑ کا ٹیکا اور دوسرا Guinness Book of the World Records میں اپنا نام لکھوایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور اہم legal معاملے پر بات کروں گا جس کے لیے میں اصل میں کھڑا ہوا تھا۔ جناب لیڈر آف دی ہاؤس میرے بھائی اور colleague ہیں، سیاسی کارکن ہیں، ملک کے بہت بڑے لیڈر ہیں اور جناب بھی اس سیٹ پر رہ چکے ہیں۔ میں اپنے knowledge کے لیے اور اس ایوان کے knowledge کے لیے پوچھنا چاہتا ہوں، اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو، 26 اپریل اور 19 جون 2012 کے بعد پاکستان کے سابق وزیرِاعظم جناب یوسف رضا گیلانی صاحب اور ان کی حکومت ختم ہوچکی تھی، ٹوٹ گئی تھی۔ دوبارہ انتخاب ہوا جناب چیف ایگزیکٹو صاحب یعنی قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی ہاؤس اور نئی حکومت، نئی کابینہ معرضِ وجود میں آئیں۔ جہاں تک میرا علم ہے، اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو جناب جہانگیر بدر صاحب کا جو لیڈر آف دی ہاؤس کا notification تھا، وہ سابق وزیرِاعظم نے جاری کیا تھا جن کی حکومت اور جن کا عہدہ ختم ہوچکا تھا۔ کیا نئی حکومت آنے کے بعد، نئے وزیرِاعظم آنے کے بعد، ہمارے اس ایوان کے معزز لیڈر آف دی ہاؤس جناب جہانگیر بدر صاحب کا کوئی نیا notification آیا ہے یا نہیں؟ میرے علم میں نہیں ہے، میں Law Minister sahib سے یہ legal point پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! Law Minister sahib نہیں ہیں، اس نکتے پر جناب بھی ruling دے سکتے ہیں یا treasury benches سے وزیر قانون یا لیڈر آف دی ہاؤس کوئی بھی جواب دے سکتا ہے تا کہ ہمیں علم ہوجائے اور پتا چل جائے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ شاہ صاحب! میرا خیال تھا کہ آپ ایوان کو آرٹیکل 69 کے بارے میں بتائیں گے، issue raise ہوا تھا، آرٹیکل 66 کے بارے میں بات کریں گے، دھامرا صاحب نے بات کی کہ-----

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: چیئرمین صاحب! وزیرِ قانون تشریف لے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیرِ قانون صاحب! ظفر علی شاہ صاحب نے ایک issue raise کیا ہے regarding the appointment of Leader of the House. He contends that earlier Mr. Jahangir Bader was notified by the former Prime Minister and now because there is a new cabinet and a new Prime Minister اس پر کوئی notification ہوا یا نہیں۔ اس پر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جہاں تک جہانگیر بدر صاحب کی appointment کا تعلق ہے as Leader of the House, that was done before 26th April, if I do recall. سپریم کورٹ نے جو hold کیا ہے with regard to the actions taken by the former Prime Minister is between 26th April and 19th of June, 2012. اس کے اندر ججز بھی appoint ہوئے ہیں، اس میں Sindh High Court میں judges بھی appoint ہوئے ہیں۔ Chief Justice Lahore High Court بندیال صاحب بھی appoint ہوئے، انہوں نے بھی oath لیا اور عظمت سعید شیخ صاحب جو سپریم کورٹ کے جج ہیں، وہ بھی elevate ہوئے، انہوں نے بھی oath لیا۔ ان تمام کی summaries former Prime Minister نے between 26th April and 19th of June, 2012 approve کی تھیں۔

Supreme Court in its wisdom did not give any cover to any of the actions or the acts taken by the former Prime Minister during this period but however, the government in order to remove the anomaly brings in the ordinance, the cover was given, the validation

was done of the acts of the former Prime Minister. The Ordinance is now before the Parliament that was promulgated under Article 89 of the Constitution, the validity is 120 days and in between, it is the prerogative of the Parliament to convert it into an act of the Parliament as a permanent legislation. So, all the facts which have enunciated empathetically shows that the appointment and the notification of the Leader of the House of the Senate Mr. Jahangir Bader was done legally and constitutionally. Thank you.

Mr. Chairman: Zafar Ali Shah *Sahib*, you want to say something?

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! میں معافی چاہتا ہوں کہ شاید میں اپنی بات کو convey نہیں کر سکا، میں اپنی نالائقی کا اعتراف کرتا ہوں۔ میں نے قطعاً یہ بات نہیں کی کہ 26th April and 19th June, 2012 کے درمیان کیا ہوا یا کیا نہیں ہوا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ soon after the change of the government نئے وزیراعظم صاحب آئے ہیں، نئی حکومت آئی ہے، اس نئی حکومت یا نئے وزیراعظم نے کیا Leader of the House in the Senate مقرر کیا ہے یا نہیں، میں یہ بات کر رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ Ordinance بھی آیا ہوا ہے، مجھے یہ بھی پتا ہے کہ وہ challenge بھی ہو گیا ہے، میں اس کی بات نہیں کر رہا۔ وزیراعظم صاحب کے ہزارہا notifications & orders ہوں گے، میں تو simply Leader of the House appointed by the Leader of the House in the National Assembly, میں ان وزیراعظم صاحب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیئرمین! میں نے کبھی نہیں کہا اور نہ ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ظفر علی شاہ صاحب نالائق ہیں، He is a very intelligent and a very competent person, he is very senior and very competent lawyer. جہاں تک قومی اسمبلی کا تعلق ہے the matter should be raised before the National Assembly and not in this House. Leader of the House Jahangir

Bader *Sahib* ہیں، یہ before 26th June, 2012 بنائے گئے ہیں and no action of the Prime Minister has been challenged till date, what it did before 26th June and I think what it did was legally and constitutionally valid.

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! ایک گزارش ہے کہ اگر آپ Article 90 and 91 کو بھی دیکھ لیں۔

Do you think Leader of the House is the part and parcel of the Cabinet? Do you think this that the Leader of the House is not the member of the Cabinet? You want to say that Prime Minister goes, the whole Cabinet goes, and the Leader of the House goes, that shows the contention, that's what you want to make it out.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ جناب تو رہ چکے ہیں، مجھے تو ان سب باتوں کا پتا نہیں ہے۔ Leader of the House کی ہمارے Senate of Pakistan کے rules میں definition یہ ہے کہ

"Leader of the House" Means the Prime Minister itself and it is admitted fact now

وہ والے وزیراعظم نہیں ہیں جنھوں نے ان کو appoint کیا، یہ بات آگے آ رہی ہے،

> "Means the Prime Minister or a member appointed by him to represent Government and regulate Government business in the Senate when the Prime Minister is not sitting in the House".

اب میں عرض کر رہا ہوں کہ جن وزیراعظم صاحب کے یہ nominated تھے، جنہیں یہ represent کرتے تھے، وہ تو ملتان چلے گئے، اب اور آ گئے ہیں۔ یہ صرف ڈیڑھ منٹ کی بات ہے، یہ کوئی اتنا مشکل سوال نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری ہے، آگے سینیٹ کا business چلنا ہے اور اس business کو Leader of the House نے lead کرنا ہے۔ وہ کیسے pilot کریں

until and unless he has been notified by the کریں گے؟ lead گے؟ وہ کیسے

یہ اتنی سی بات ہے۔ sitting Prime Minister of Pakistan.

جناب چیئرمین: شکریہ شاہ صاحب۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں شاہ صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں، ماشاءاللہ بڑے لائق اور پرانے parliamentarian ہیں۔ Body language of the Parliament is different than the legal entity and the document, یہ چیز document میں جس طرح ہے اور اس کی validation کو وزیر قانون نے بہت اچھے طریقے سے بیان کر دیا ہے لیکن مجھے یوں لگتا ہے کہ the honourable member Shah *Sahib* of the other side قائد ایوان کی position کو challenge کرنا چاہتے ہیں تو there are other political ways also which are used in the parliamentary system all over the world کہ اسے ایوان میں بھی challenge کیا جاسکتا ہے۔ I feel that I possess the confidence of the House اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ I don't possess the confidence of the majority then he can opt any way تا کہ مجھے بھی پتا چل جائے کہ whether I am a duly elected person in the sense that I am leading the House or I have to lead the House or I have to lead the House as per the wishes and desires of the honourable member of the opposition. So, this is my position, Mr. Chairman, is there any other جہاں تک ایک آدمی کے جانے کے بعد دوسرے آدمی کا تعلق ہے تو document with Shah *Sahib* or anybody جو کسی اور کے لیے نیا document معرض وجود میں آیا ہو اور جس کے لیے یہ validation ہو؟ باقی judges and other officials کی nomination کے لیے valid سمجھا جاتا ہو

and Leader of the House is exempted from the validation in the eyes of Opposition, O.K, if this could be the principle then the way out should be there. What is the way out in the continuity of the office? I will not like that I should be taken, considered and trusted upon. What is the way out in the eyes of the honourable

parliamentarian and a jurist, he should come up with the way out. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جہانگیر بدر صاحب! Item No. 3 آپ move کریں گے یا وزیرِ قانون صاحب کریں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں move کروں گا۔

Mr. Chairman: Please move item No. 3.

(Interruption)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں، مجھے ایجنڈا مکمل کرنے دیں، ایک report lay ہونی ہے۔ جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! مجھے آپ نے کہا کہ میں بات کروں پھر درمیان میں وزیرِ قانون صاحب سے کہا کہ آپ بات کر لیں تو میں بیٹھ گیا۔ جناب والا! میں نے صرف دو لائنوں پر مشتمل بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! یہ ایک منٹ کا کام ہے، میں ابھی House adjourn نہیں کر رہا، آپ تشریف رکھیں۔ جی قائد ایوان صاحب۔

Report LAID

Senator Muhammad Jahangir Bader: Thank you Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate the Third Quarterly Report for the year 2011-12 of the Central Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy, as required under section 9A (f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Mr. Ishaq Dar *Sahib*.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے honourable Leader of the House کے لیے ایک technical and legal point اٹھایا ہے، he is very popular وہ ہمارے بھائی اور دوست ہیں۔ Leader of the House آج خود تھوڑا سا reflect کر لیں، یہ ایوان کی majority کا معاملہ نہیں ہے he is actually

representing Prime Minister, you are actually acting on behalf of Prime Minister and it is not the prerogative of the House or majority rather it is the prerogative of the Prime Minister alone کہ وہ کہتے ہیں کہ جب میں اس ایوان میں نہیں ہوں گا، جب وہ ایوان میں ہوں تو پھر وہ lead کر رہے ہوتے ہیں، *stricto sensu* خود ہوں تو وہ lead کر رہے ہوتے ہیں، when he is not there then on behalf of Prime Minister and on behalf of the entire government, actually with all due respect تو اس میں he steps in the shoes of Prime Minister ان کا law کا background ہے، یہ کوئی majority or removal کی بات نہیں ہے، انہوں نے ایک technical point اٹھایا ہے، he is very popular اور میرا خیال ہے کہ نئے Prime Minister Sahib کی طرف سے یہ جاری ہو جائے گا کہ Mr. Jahangir Bader henceforth will represent me and he will be leader of the House. اور اس میں majority کی کوئی بات نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ بڑے popular ہیں۔ آپ ووٹنگ کرا دیں پھر بھی یہ Leader of the House بن جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جب آپ خود کہہ رہے ہیں تو it means that you want his continuity.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I want his continuity but the continuity should not be based on flawed paper work and flawed record, that is all.

Mr. Chairman: Law Minister *Sahib*.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you sir, I think

جو میں سمجھ رہا ہوں کہ

No doubt the rule says that Prime Minister has got to appoint and that he is his nominee representing in the Senate.

اگر opposition members یہ feel کرتے ہیں کہ ایک proper notification issue ہو with regard to Jehangir Bader *Sahib* جن کے بارے میں وہ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ بہت popular ہیں، That will be taken care of.

Mr. Chairman: Thank you. That was a point,

شاہ صاحب آپ نے یہی point اٹھایا تھا۔

The Law Minister has conceded to it. He has said OK. If there is any deficiency, we will meet that deficiency. That is what the Law Minister has said. Thank you.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں Leader of the opposition کا شکریہ ادا کرتا ہوں for very good words used for me. میں اس میں ایک عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں ایک چیز politically to be explained. Chairman Sahib! the Prime Minister's position in the National Assembly is that he is Leader of the House and on his behalf I am here. So, Leader of the House is there because he possesses the confidence of the majority and he has passed on that confidence to me and the Pakistan Peoples Party with the coalition has the same status in the government.

جناب چیئرمین: Thank you Bader *Sahib*. اس میں بڑی سیدھی سی بات ہے کہ نئے Prime Minister *Sahib* reposed this confidence in him. He did not want to change him. That's all which law minister has said. Still he holds the confidence of the Prime Minister. That is why he is sitting on this seat.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Sir, میری گزارش یہ ہے we appreciate, I think this should be the spirit. اور جیسے میں نے کہا کہ he is very popular. اور ہم ان کو advance مبارکباد پیش کرتے ہیں۔آج دو کام ہونے والے ہیں یعنی second oath of Rehman Malik Sahib, second notification of the Leader of the House. So,I complement him again and I wish him all the best. It is only technical point. Why should we leave bad precedence for future.

جناب چیئرمین: یہ بھی دیکھیں ناں نئے Prime Minister *Sahib* نے ان کو continue کرنے دیا ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: .Sir, آپ دیکھیں کہ cabinet میں mostly وہی چہرے واپس آئے ہیں لیکن ان کی oath دوبارہ ہوتی ہے۔ This is the technicality.

Mr. Chairman: It is again a debatable thing that whether a Leader of the House is a member of the cabinet or not. That is a debatable thing.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Law Minister Sahib نے بڑا اچھا اس کا جواب اور way forward دے دیا ہے. which is two liner sir ان کو double مبارک sir اور یہ لڈو دوبارہ بانٹیں۔

جناب چیئرمین: جی فاروق نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میرا خیال ہے لڈو رمضان کے بعد بانٹے جائیں گے۔ (ہنستے ہوئے) جناب! ایک جو ابھی بڑا اچھا consensus develop ہوا ہے with regard to the future business from Monday onward. Monday کو تو آپ کا Private Member's day ہے۔ Tuesday to Friday session اگر چلنا ہے تو there are two issues which have to be discussed. جیسا کہ Leader of the Opposition نے بھی فرمایا اور جیسے میں نے بلوچستان کے بارے میں suggest کیا اور agree کیا گیا۔ اب دو main issues ہیں۔ ایک تو ہمیں Presidential address کو conclude کرلینا چاہیے۔ مارچ سے لے کر we are in the end of July now. اور دوسرا بلوچستان issue ہے مگر اگر آپ اس کے ساتھ دوسرا business بھی رکھیں گے تو اس پر consensus develop کرلیں Leader of the Opposition موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں issues کو in three, four days conclude کرنا مشکل ہوگا۔ یا تو صبح شام کرنا پڑے گا یا باقی business specially question hour or other business کے بارے میں جو بھی consensus develop ہو ہم اس کے مطابق چلیں گے۔ Leader of the Opposition سے میری request ہوگی۔

Mr. Chairman: Dar Sahib, you want question hour or not. جیسے نائیک صاحب کہہ رہے ہیں کہ these are two important issues. ایک تو we have to conclude this debate on Presidential address.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Sir, دو چیزیں ہیں normally if we concede to the proposal which honourable law Minister has given, generally speaking sir, questions سارے lapse ہو جاتے ہیں۔ یا تو اس understanding پر ہو جائے کہ questions lapse نہیں ہوں گے and they will be deferred. تو پھر تو معاملہ چل سکتا ہے لیکن چونکہ ہم نے یہ دو items ختم کرنے ہیں اور ہمارے پاس صرف اگلا ہفتہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ question hour should take precedence over time and we should sit extra time. کیونکہ question بھی بڑے important ہوتے ہیں اور ارکان جو پوچھنا چاہتے ہیں ان کی بڑی Important nature ہوتی ہے۔ یا تو question hour کو آپ defer کر لیں and then there will be no problem. Then we can dispense with questions.

Senator Farooq Hamid Naek: I think Dar *Sahib* is totally right

کہ ان کو lapse نہیں ہونا چاہیے کیونکہ questions بڑی محنت سے تیار کیے جاتے ہیں

and it is an oversight towards the working of the government and they should be deferred rather than lapsed and let us conclude these issues in the next days. Thank you.

Mr. Chairman: So, there is a consensus that we will be having debate on the Presidential address and on the Balochistan issue.

Senator Farooq Hamid Naek: And the questions would be deferred and not lapsed.

Mr. Chairman: Ok, thank you. The House is adjourned to meet on Monday, the 30th July 2012 at 4.30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday the 30th July, 2012 at 4.30 p.m.]